Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
فون نمبر ۹۴
إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۔ عَسٰٓى أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم سوموار
The Daily ALFAZL RABWAH
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے
جلد ۶۹/۳۴ — ۴ جمادی الاول ۱۴۰۰ھ — ۲۴ امان ۱۳۵۹ ہش — ۲۴ مارچ ۱۹۸۰ء — نمبر ۶۸

گھوڑ سواری کا مقصد اسلام اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام گلی گلی پہنچانا ہے

خیل للرحمان کلب کے زیر اہتمام چھٹے گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ میں چوہدری ناصر احمد صاحب کا افتتاحی خطاب

ملک کے مختلف علاقوں سے ۹۲ گھوڑوں اور گھوڑ سواروں کی شمولیت

نیزہ بازی انفرادی و اجتماعی دوڑ، شتری چال، دلکی چال اور دیگر مقابلوں کا انعقاد

ربوہ ۱۹ امان (مارچ) گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ کا مقصد یہ ہے کہ احمدی گھوڑ سواری کی ایسی مہارت پیدا کریں کہ اگر انہیں اشاعت و غلبہ اسلام کی مہم کے دوران کسی ملک میں اسلام اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو قریہ قریہ اور گلی گلی بیک وقت سینکڑوں میل تک پہنچانا پڑے تو گھوڑا اور گھوڑ سوار نہ صرف یہ کہ تھکن محسوس نہ کریں بلکہ مزید سفر کرنے کے لئے بے تاب ہوں۔

ان خیالات کا اظہار مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب چک نمبر ۴۴ جنوبی نے کیا وہ آج تعلیم الاسلام کالج کے سامنے واقع گراؤنڈ میں خیل للرحمان کلب کے زیر اہتمام چھٹے گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ کا افتتاح کر رہے تھے۔ اس ٹورنامنٹ میں امسال ۹۲ گھوڑے حصہ لے رہے ہیں۔ مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب پچھلے ٹورنامنٹ میں اوّل رہے تھے۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ جو گھوڑ سوار پچھلے ٹورنامنٹ میں جیتے گا وہ آئندہ ٹورنامنٹ کا افتتاح کرے گا۔ مکرم ناصر احمد صاحب نے اس ٹورنامنٹ کے مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ہمارا گھوڑ دوڑ کروانے کا مقصد کوئی دنیاوی جاہ و حشمت نہیں ہے۔ اور نہ ہی محض میلہ کی حیثیت اس کو دی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری زندگی کا مقصد یہی ہے کہ خدا کے لئے ہمارا اٹھنا۔ بیٹھنا۔ چلنا اور سواری کرنا ہو اور ایسے ہی گھوڑوں کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا ہے۔ کہ ان کی پیشانیوں کے ساتھ قیامت تک خیر و برکت وابستہ ہے اور اللہ نے بھی ایسے گھوڑوں اور گھوڑ سواروں کی عظمت کی قسم کھائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق عطا کرے کہ ان ہستیوں کے نقش قدم پر چل کر خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔

اس کے بعد چوہدری ناصر احمد صاحب نے دعا کرائی اور یوں چھٹے گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ کا افتتاح ہوا۔ سب سے پہلے مارچ پاسٹ ہوا جس کی سلامی چوہدری ناصر احمد صاحب نے لی۔ یہ گھوڑے ربوہ، رتنگٹ اوینچے، چک منگلا، فیصل آباد اور ضلع سرگودھا کے کئی دیہات سے آئے ہیں۔ سب سے پہلے جو مقابلہ جات ہوئے ان کے مہمان خصوصی خیل للرحمان کلب کے صدر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب تھے۔

گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ کے پروگراموں میں ۶۰۰ گز کی دوڑ، انفرادی نیزہ بازی، اجتماعی نیزہ بازی، شتری و دلکی چال کا مقابلہ، چھلانگیں، کراس کنٹری ریس اور دوڑ اطفال شامل ہے۔ یہ ٹورنامنٹ ۱۹، ۲۰، ۲۱ یعنی بدھ، جمعرات اور جمعہ کو جاری رہا۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۴ پر)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۲ امان (مارچ) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ مولیٰ کریم ہمارے پیارے اور محبوب آقا و مطاع ایدہ اللہ الودود کو اپنے فرشتوں کی حفاظت میں رکھے، عالمگیر غلبۂ اسلام کے لئے آپ کے منصوبوں کو آسمانی تائیدات اور غیبی تعاون سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب کرام توجہ سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ سیدہ موصوفہ کو جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

زائرین مجلس مشاورت کے لئے ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ زائرین کے لئے مشاورت ہال میں جگہ کی مناسبت سے محدود تعداد میں ٹکٹ جاری کئے جائیں گے۔

امراء صاحبان جماعت ہائے احمدیہ و صدر صاحبان اس بات کا اہتمام فرمائیں کہ ان کے حلقہ سے محدود تعداد میں دوست بطور زائر تشریف لائیں تاکہ انہیں ٹکٹ داخلہ کے حصول میں دقت نہ ہو۔ جو دوست بطور زائر تشریف لا رہے ہوں وہ اپنے ہمراہ امیر صاحب جماعت یا صدر صاحب جماعت کی تصدیق ضرور لائیں تاکہ تعارف میں آسانی رہے۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۶ جمادی الاوّل سنہ ۱۴۰۰ھ

۲۲ امان ۱۳۵۹ہش

قرآن کریم کی ساری تعلیمات کا خلاصہ

اسلام کی ایک بہت بڑی خوبی اور فضیلت یہ ہے کہ وہ خالی نجات کو ہی انسان کا منتہائے مقصود قرار نہیں دیتا بلکہ وہ اعمال صالحہ بجالانے کی صورت میں ہر سچے مومن کو فلاح کی ضمانت دیتا ہے۔ نجات کے معنے ہیں اعمال بد اور ان کے بُرے انجام سے بچ جانا اس کے بالمقابل فلاح سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنی پیدائش کے مقصد کو حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ہر لحاظ سے فائز المرام قرار پاکر اس کے بے اندازانعامات وافضال کا مستحق قرار پائے۔

ظاہر ہے نجات کا لفظ بہت کم تر درجہ پر دلالت کرتا ہے اور اس کے بالمقابل فلاح کا لفظ بہت وسیع مفہوم کا حامل ہے۔ فلاح میں نجات کا مفہوم بھی شامل ہے اور اس سے بڑھ کر یہ اس بلند و بالا اور برتر و اعلیٰ مقصد کی تکمیل پر بھی دلالت کرتا ہے جس کی خاطر اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ گناہوں کے ارتکاب سے بچ جانا بے شک اچھی بات ہے لیکن یہ کوئی ایسی اعلیٰ خوبی نہیں ہے کہ انسان مطمئن ہو کر کہہ سکے کہ میں نے اپنی زندگی کا مقصد پالیا۔ زندگی کا مقصد تو اس سے بہت بلند و بالا ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان گناہوں اور ان کے نتیجہ میں رونما ہونے والے مصائب و مشکلات اور دُکھ اور تکالیف سے محفوظ ہو کر نیکی کے اعلیٰ مدارج طے کرے اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر کے اس کی تائید و نصرت کا سزاوار ٹھہرے اور صفاتِ الٰہیہ کا مظہر بن کر دین و دنیا دونوں کے اعتبار سے فائز المرام قرار پائے۔ اس مقصد کے حصول کا نام فلاح ہے اور اسلام اپنے ہر سچے پیرو کو اس کی ضمانت دیتا ہے جیسا کہ وہ ایمان لانے اور نیک اعمال بجالا کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والوں کے متعلق بار بار فرماتا ہے۔ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ یعنی یہی وہ لوگ ہیں جو نجات ہی نہیں بلکہ فلاح پانے والے ہیں۔ الغرض اسلام نے نجات کو نہیں بلکہ فلاح کو اپنا منتہائے مقصود بنانے کی تلقین کی ہے اور یہ اُن بیشمار خوبیوں میں سے ایک اہم خوبی ہے جن سے تمام دیگر ادیان پر اس کی لازوال فوقیت ظاہر ہوتی ہے۔

پھر اسلام نے حصولِ فلاح کو اپنا مطمح نظر بنانے کی تلقین ہی نہیں کی ہے بلکہ مومنوں کو اُن نیک اعمال سے بھی آگاہ کیا ہے جنہیں دلی اخلاص کے ساتھ کماحقہٗ بجالانے کے نتیجہ میں فلاح میسر آتی ہے۔ چنانچہ جن اعمال صالحہ کے نتیجہ میں فلاح میسر آتی ہے اللہ تعالیٰ ان کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلَاتِھِمْ خَاشِعُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِلزَّکٰوۃِ فٰعِلُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِفُرُوْجِھِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰٓی اَزْوَاجِھِمْ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُھُمْ فَاِنَّھُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ۝ فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْعٰدُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِاَمٰنٰتِھِمْ وَعَھْدِھِمْ رٰعُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی صَلَوٰتِھِمْ یُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ۝

(المومنون آیات ۲ تا ۱۲)

ترجمہ:- کامل مومن فلاح پا گئے (یعنی اپنی مراد کو پہنچ گئے) (وہ مومن) (۱) جو اپنی نمازوں میں عاجزانہ طریق اختیار کرتے ہیں (۲) اور جو لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں (۳) جو زکوٰۃ باقاعدہ دیتے ہیں (۴) اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، سوائے اپنی بیویوں کے جن کے مالک ان کے دائیں ہاتھ ہوتے ہیں۔ پس ایسے لوگوں کو کسی قسم کی ملامت نہیں کی جائے گی اور جو اس کے سوا کسی اور بات کی خواہش کریں تو وہ لوگ زیادتی کرنے والے ہوں گے (۵) اور وہ لوگ (یعنی وہ کامل مومن) جو اپنی امانتوں اور اپنے عہدوں کا خیال رکھتے ہیں (۶) اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے رہتے ہیں۔ یہی لوگ (یعنی یہ چھ اعمال بجالانے والے کامل مومن) اصل وارث ہیں جو فردوس کے وارث ہوں گے وہ اس میں ہمیشہ رہتے چلے جائیں گے۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ نمازوں میں خشوع و خضوع، ان کی کمال مستعدی سے محافظت انفاق فی سبیل اللہ، لغو باتوں سے اعراض، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت، ہر قسم کی امانتوں اور عہدوں کی پوری پوری پاسداری اور رعایت ایسے اعمال صالحہ ہیں جنہیں خلوص نیت سے بجالانے اور انہیں دائمی طور پر اپنا دستور عمل بنانے کے نتیجہ میں انسان فلاح دارین سے ہمکنار ہوتا ہے۔ اگر غور کیا جائے تو یہ نیک اعمال جملہ حقوق اللہ اور حقوق العباد پر حاوی ہیں اور انسان کی زندگی میں ایک عظیم روحانی انقلاب برپا کرنے کے ضامن ہیں۔

فلاح دارین کے ضامن ان جملہ نیک اعمال کے خلاصہ یا لُبِ لباب کو اللہ تعالیٰ نے صرف ایک لفظ میں بیان کیا ہے اور اس طرح مومنوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اگر وہ اس ایک خوبی سے اپنے آپ کو متصف کرلیں تو فلاح دارین کا حصول ان کے لئے آسان ہو جائیگا اور فلاح دارین پر منتج ہونیوالے اعمال بجالانے کی توفیق انہیں از خود ملتی چلی جائے گی۔ کیونکہ وہ ایک خوبی ان جملہ نیک اعمال پر حاوی ہے اور اس لئے حاوی ہے کہ وہ ان نیک اعمال کے خلاصے اور لب لباب کی حیثیت رکھتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس ایک خوبی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا ۝ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰھَا ۝ (الشمس آیات ۱۰، ۱۱)

ترجمہ:- پس جس نے اس (نفس) کو پاک کیا وہ تو (سمجھو کہ) اپنے مقصود کو پا گیا اور جس نے اسے (مٹی میں) گاڑ دیا (یعنی نیچے لے گیا) وہ نامراد ہو گیا۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ وہ ایک خوبی جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے فلاح دارین کو وابستہ کیا ہے تزکیہ نفس ہے۔ مامورین الٰہی اپنی قوت قدسی کی مدد سے اپنے متبعین کو تزکیۂ نفس کی دولت سے مالا مال کردکھاتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں انہیں فلاح دارین پر منتج ہونے والے مقبول اعمال صالحہ کی توفیق ملتی چلی جاتی ہے اور یہ نیک اعمال بجائے خود ہر قسم کی آلودگیوں کو نفس سے دُور رکھ کر اور تزکیہ کی حفاظت کرکے اسے مزید صیقل کرنے کا موجب ثابت ہوتے ہیں اور انہیں فلاح دارین کا مستحق بناتے چلے جاتے ہیں۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو تزکیۂ نفس اور فلاح دارین پر منتج ہونے والے اعمال صالحہ باہم لازم و ملزوم ہیں اور یہ ایک دوسرے سے جُدا ہو ہی نہیں سکتے۔ اعمال صالحہ کا لازمی نتیجہ تزکیۂ نفس ہے اور تزکیۂ نفس کے نتیجہ میں اعمال صالحہ کی توفیق کا ملنا یقینی ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک طرف تزکیہ نفس کو اعمال صالحہ کی سرسبزی کا موجب قرار دیا ہے اور دوسری طرف اسے قرآن کریم کی جملہ تعلیمات کے خلاصہ کے طور پر پیش فرمایا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

(۱) "اعمال کے باغ کی سرسبزی پاکیزگی قلب سے ہوتی ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰھَا وہی بامراد ہوگا جو اپنے قلب کو پاکیزہ کرتا ہے اور جو اسے پاک نہ کریگا بلکہ خاک میں ملا دے گا یعنی سفلی خواہشات کا اسے مخزن بنا رکھے گا وہ نامراد رہے گا۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۹)

(۲) "اسی (اسلام) نے یہ تعلیم دی قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا یعنی نجات پا گیا وہ شخص جس نے تزکیۂ نفس کیا یعنی جس نے (اپنے نفس کو) ہر قسم کی بدعت، فسق و فجور، نفسانی جذبات سے خدا تعالیٰ کے لئے الگ کرلیا اور ہر قسم کی نفسانی لذات کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ کی راہ میں تکالیف کو مقدم کرلیا ایسا شخص فی الحقیقت نجات یافتہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو مقدم کرتا ہے اور دنیا اور اس کے تکلفات کو چھوڑتا ہے۔ اور پھر فرمایا قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰھَا مٹی کے برابر ہوگیا وہ شخص جس نے نفس کو آلودہ کرلیا یعنی جو زمین کی طرف جھک گیا۔ گویا یہ ایک ہی فقرہ قرآن کریم کی ساری تعلیمات کا خلاصہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کس طرح خدا تعالیٰ تک پہنچتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۵۷-۲۵۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآنی تحقیق دربارہ تخلیق و تکوین کائنات

(مکرم ماسٹر امیر عالم صاحب شیخوپورہ)

۳

یہی حال دیگر انواع نباتات، حیوانات اور انسان کی تخلیق کا ہے کہ وہ بھی الگ الگ مادوں سے مخلوق ہوئے۔ دھرتی ماتا کے شکمی رحم کے مختلف سیلز میں یہ تمام جواہر مختلف صورتوں اور کیفیتوں سمیت اور ان کے حسبِ حال مختلف قطعات الارض میں مدفون ہیں۔ البتہ معدنیات کی تخلیق جواہر ارضی کے قدرتی کیمیائی عمل پر منحصر ہے چنانچہ معدنیات کی تخلیق کا عمل جواہر ارضی سے ہو رہا ہے اور تاقیامت اسی طرح جاری رہے گا۔ معدنیات نکلتی چلی جاتی ہیں اور جواہر ارضی سے مزید معدنیات پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ مگر نباتات، حیوانات اور انسان میں تولیدی [illegible]ل جاری ہو جانے سے کھجور کے بیج سے کھجور، گھوڑے سے گھوڑا اور انسان سے انسان پیدا ہونے لگے۔ یعنی شروع میں ہی مختلف قطعات الارض میں ہر نوع تخلیق کے مادے مختلف تھے اور وہ حسبِ حال فطرتاً تقدیرِ الٰہی کے تحت پیدا ہوتے رہے۔ غرضیکہ دھرتی ماتا سے ہر نوع تخلیق کا ابتدائی تعلق ہے اور بعد میں معدنیات کے ماسوا باقی انواع تخلیق کسی نہ کسی صورت میں جاندار ہونے کے باعث سلسلہ تولید سے منسلک ہوگئیں۔ انسانوں اور حیوانوں کی مانند نباتات میں بھی قوت نمو موجود ہے یہی اس کی جان ہے جس سے ہر جنس نباتات بیجوں سے پیدا ہوتی چلی جا رہی ہے۔

عرش

قرآن مجید میں زمین و آسمان کی تخلیق کے بعد کے مقام پر

ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ

کا ارشاد وارد ہوا ہے اور بحوالہ آیہ کریمہ

رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى۔ (رعد ع ۱)

تم دیکھتے ہو کہ آسمان بغیر ستونوں کے قائم ہیں پھر خدا عرش پر جا بیٹھا اور سورج چاند خود بخود کام کرنے لگے

ہر ایک مدت مقررہ تک کام کرتا رہے گا۔

عرش سے مراد ہے کہ خدا تعالیٰ نے زمین و آسمان کا ابتدائی ڈھانچہ بنانے کے بعد ان سے کام لینے کے لئے آئینِ فطرت منضبط کیا۔ پھر اس کا نفاذ عمل میں آیا۔ نفاذِ آئین کے نتیجہ میں بعد میں ہفت افلاک کو قوتی استعدادوں سے مرصع کیا گیا اور شمس و قمر جو آسمانی تخلیق کے دوران پیدا ہو چکے تھے، قدرتاً کام کرنے پر مستعد ہو گئے۔ دخان سورج کی تپش سے بخارات آبی بن کر برس گیا۔ آسمان صاف ہو گیا۔ سورج طلوع ہونے سے لیل و نہار نے زاویۂ گمنامی سے سر نکالا۔ رات کے وقت ستاروں نے جگ مگ کرنا شروع کر دیا اور آسمانی پانی سے زمین اپنے شکم سے جواہر آبدار اگلنے لگی اور زمین و آسمان کے کاموں میں اتحاد و تعاون کی روح پھونکی گئی جیسا کہ فرمایا:۔

فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ
ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا
قَالَتَا اَتَيْنَا طَائِعِيْنَ
(حٰم سجدہ ع ۲)

آسمان اور زمین دونوں کو طوعاً و کرہاً کام کرنے کا حکم ہوا اور دونوں نے اطاعت کا اقرار کر کے کام شروع کر دیا

اس آیت میں عرش کا لفظ جسمانی اور روحانی دونوں طرح کے قوانین کے اجراء اور تعمیل کے لئے وارد ہوا ہے۔ عرش کے حکومت کرنے کے لئے قانون سازی اور اس کا نفاذ اور عمل مراد ہے۔

دخان ہمیں ابتدائی لیلۃ القدر کی یاد دلاتا ہے جو لاکھوں سال تک جوّ اور خلا پر محیط رہا۔ اس دوران ملائکہ تعمیری کام کرتے رہے جن کی برکت سے فلق الصبح کی طرح یہ عظیم الشان کائنات برگ و بار سمیت پردۂ حجاب سے خوبصورتی سے چمکتی ہوئی نمودار ہوئی۔

سات آسمان اور سات زمینیں

تخلیقِ کائنات کے دوران سات آسمانوں کے علاوہ سات زمینیں بھی مخلوق ہوئیں۔ ممکن ہے اس سے مراد سات ارضی کرّے ہوں جن کی مخلوق کا آخری زمانہ میں اکٹھا ہو جانا قرآنی پیش گوئی ہے جیسا کہ فرمایا:۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ
سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ
الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ۔
(الطلاق ع ۲)

سات آسمانوں کے تفصیلی بیان میں تو جانا مشکل ہے البتہ اگر اس زمین ہی کی طرف اشارہ ہو تو اس میں سات برّاعظم فی الواقع موجود ہیں جو یہ ہیں:۔ ایشیا، یورپ، افریقہ، شمالی امریکہ، جنوبی امریکہ، آسٹریلیا اور انٹارکٹا۔

چودہ سو سال سے پہلے جبکہ ایشیا، یورپ اور افریقہ کے تین براعظموں کے ماسوا باقی چار براعظموں کا نام و نشان تک معلوم نہ تھا۔ ان کی وحی الٰہی سے معلوم ہو کر نشاندہی کرنا، کلام الٰہی کی صداقت کی زبردست دلیل ہے جو جملہ دیگر قرآنی معلومات کے بارے میں بھی شہادتِ حقہ دے رہی ہے۔

حکمتِ تکوین

درجاتِ تخلیق میں چھ اور سات کے اعداد حکمتِ تخلیق پر دلالت کرتے ہیں آسمان اور زمین چھ دن میں بنے، آسمان اور براعظم سات سات ہیں۔ کہتے ہیں کہ ساتواں درجہ تکمیل کا ہوتا ہے۔ اسی طرح شاید زمین کی نباتی، حیوانی اور انسانی پیدائش کو بھی حسبِ دستور الٰہی چھ دن ہی لگے ہوں گے اور شروع میں گیس کے گولے نے بھی بننے میں اتنا ہی عرصہ لیا ہو۔ قیاسی طور پر یہ کل عرصہ بھی تو لاکھوں سال بن جاتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

رحمِ مادر میں بچے کی پیدائش کے بھی چھ درجات مقرر ہوئے ہیں۔ دبِّ اکبر اور دبِّ اصغر کے ستارے بھی سات سات ہیں۔ ہفتہ کے دن سات ہیں۔ ہر آدم کا زمانہ سات ہزار سال پر مشتمل ہوتا ہے۔ بہرحال چھ اور سات کے اعداد درجہ وار تخلیقِ کائنات کے ضمن میں عجیب طور پر حکمتِ الٰہیہ پر دلالت کرتے ہیں۔ ممکن ہے اہلِ نظر سائنسدان اس راز کی کنہ تک پہنچ سکیں۔

زمانہ

سائنسدان اور فلاسفر نے تخلیق کائنات کے عرصہ کو دو زمانوں میں تقسیم کیا ہے۔ اوّل وہ زمانہ جو لیل و نہار کے طلوع ہونے سے ماقبل ہے جبکہ جوّ پر دخان محیط تھا اور ہمہ گیر رات کا سا سماں تھا۔ اس زمانہ کو غیر مسلسل یا زمانِ خالص کہا جاتا ہے جس میں بظاہر نہ مرور ہے نہ تسلسل اور نہ لمحات آنات کا پیہم ظہور، نہ ماضی، حال اور مستقبل یہ زمانہ نظام آسمانی کی پہلی تحقیق کی کلیت پر مشتمل ہے۔

دوسرا زمانہ لیل و نہار کی پیدائش سے شروع ہوا جس سے ماضی، حال اور مستقبل رونما ہوئے۔ اس میں لمحات و آنات کا تسلسل اور پیہم ظہور و مرورِ زمانہ پایا جاتا ہے۔ اسے زمانہ مسلسل کہا جاتا ہے اس میں کائنات کا طبعی اور فطرتی عمل کارکن حیثیت میں نمایاں ہے جو ہر شے اور ہر سانحہ کی حیات و عمل بندی پر دلالت کرتا ہے جیسے فرمایا:۔

وَلِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ
ہر شے کا وقت مقرر ہے۔
وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ
(رعد ع ۱)
اور اسے ہر چیز کا اندازہ ہے

مگر قرآنی تحقیق زمانہ کو چار حصوں میں منقسم کرتی ہے:

اوّل:۔ ازلی زمانہ جو محض ذات الٰہیہ سے مخصوص ہے اور اس میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ هُوَ الْاَوَّلُ اسی کی صفت

دوم: زمانِ خالص } هُوَ الظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ
سوم:۔ زمانِ مسلسل }

چہارم: ابدی زمانہ۔ یہ زمانہ بھی محض ذاتِ الٰہیہ سے مخصوص ہے۔ اس میں بھی اس کا کوئی شریک نہیں جس میں اس کے سوا ہر شے کو فنائیت ہے۔ هُوَ الْاٰخِرُ بھی اسی کی بے مثل و مانند صفت ہے۔ زمانِ خالص اور زمانِ مسلسل محدود عرصہ پر پھیلے ہوئے ہیں اور ازلی و ابدی غیر محدود عرصہ پر کیونکہ ہستی باری تعالیٰ کی ابتداء اور انتہا دونوں لامتناہی ہیں جو عقلِ انسانی کی تفہیم سے گو باہر ہیں مگر دعوتِ فکر و تسلیم دے رہے ہیں۔

دہر خدا تعالیٰ کی صفت بھی ہے جو اللہ کی اولیت یا ابدیت پر دلالت کرتی ہے اور کائنات کے تخلیقی ادوار پر حاوی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلعم فرماتے ہیں:-

لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ فَاِنَّ
اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ

دہر کو گالی مت دو۔ دہر اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔

دنیا و مافیہا

قرآنی تحقیق کی رُو سے تخلیق نظام آسمانی کے حالات معلوم کرنے کے بعد کرۂ ارضی کی پیداوار کے بارے میں قرآنی انکشافات معلوم کیجئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پہلے دخان بخارات آبی بن کر برسا اور اس سے حیاتِ ارضی کے آثار نمودار ہونے لگے۔ پہلے روئیدگی یا نباتات پیدا ہوئی۔ پھر جاندار مخلوق اور پھر مون سون ہوائیں چلنا شروع ہوئیں اور بادل بن کر برسنے لگے جیسا کہ فرمایا:-

وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ
السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا
بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا
وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ
وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ
وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ
بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ

(البقرہ ع ۲۰)

اللہ تعالیٰ نے آسمانی پانی سے زمین کو زندہ کیا۔ پھر ہر نوع جاندار وجود میں آگئی پھر سمندری مون سون ہواؤں سے بارش کا سلسلہ جاری ہوا۔

آیہ ہذا میں بارش کا پانی ذوالجہت بیان ہوا ہے۔ اوّل وہ جو دخان سے آبی بخارات بن کر برسا۔ اسے من السمآء من مّآءٍ فرمایا گیا ہے۔ شروع میں حیاتِ ارضی اسی پانی سے نمودار ہوئی۔ اس کے بعد مون سون ہوائیں سمندر سے اٹھ کر بادل بن کر برسنے لگیں۔ ان کی بارش آسمان سے براہِ راست ہونے کی بجائے مون سون کے درمیانی رشتہ پر منحصر کی گئی ہے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ دَور کتنا لمبا تھا بہر حال لمبا عرصہ ضرور لگا ہوگا حیاتِ ارضی یکلخت اور بیک وقت تکمیل کو نہیں پہنچی کیونکہ ہر نوعِ حیات کی تخلیق لمبے عرصے پر پھیلی ہوئی ہے۔ لہذا آسمانی بارش سے اور مون سون بارش سے حیاتِ ارضی درجہ بدرجہ نمودار ہوئی جس سے کل نباتی، حیوانی اور انسانی مخلوق کے ابتداء میں الگ الگ وجود میں آجانے کا جواز نکلتا ہے اور ثابت ہوتا ہے کہ انسانی پیدائش حیوانی پیدائش سے ظہور میں نہیں آئی بلکہ وہ اس سے الگ اور منفرد وجود ہے۔ گو اس سے بعد تکمیل کو پہنچی ورنہ خدائے خالقِ کائنات کے کلام میں اس کا ذکر اثباتی طور پر ضرور ہوتا۔ یہ ذکر نہ ہونے سے ڈارون کی تھیوری کہ انسان بندر سے پیدا ہوا' کی نفی کا اثبات ہو رہا ہے

کُلِّ دَآبَّةٍ سے یہ مراد نہیں کہ حیوانی اور انسانی زندگی بیک دم روئے زمین پر نمودار ہوگئی تھی۔ دَآبَّةٍ کا لفظ ہر جاندار نوعِ حیات کی پیدائش پر حاوی ہے جس میں ابتدائی جراثیمِ تخلیق اور حشرات الارض شامل ہیں جو نباتات سے پیدا ہوئے اور ہر نوعِ حیات کے ابتدائی معرضِ وجود میں آنے والے کارکن عناصر بھی، ابتدا میں نوعِ حیوانی کی طرح نوعِ انسان کے حیات پذیر ہو کر ظہور میں آنے کے مخرج جراثیم یا حشرات الارض ہی تھے۔ ہر نوع جاندار پیدا کرنے والے مخصوص جراثیم اَور تھے اور نوع انسانی کے الگ۔ ہر نوع کی پیدائش اجرام فلکی کی مانند مختلف عناصر سے الگ الگ ہوئی۔ شروع میں انسان بھی دآبۃ کی شکل میں تھا اس واسطے اس پر بھی دآبۃ کا لفظ وارد ہوا۔

دآبۃ میں پہلے دَور کے انسان کا بھی ذکر مخفی ہے جن میں عقل و شعور کی صفات ہنوز پیدا نہ ہوئی تھیں اور وہ حیوانی زندگی کے مشابہ مخلوق تھی۔ انسان بننے تک اسے کئی ادوار میں سے گزرنا پڑا اور ہر دَور میں دآبۃ ماحول کے مطابق نئی ہیئتوں میں تبدیل ہوتا چلا گیا جیسے نفسِ واحدہ پھر جن اور پھر انسان۔ اس آیت میں درمیانی عملِ تخلیق محذوف فرما کر عقلِ انسانی کو غور و فکر سے کام لینے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ وہ خود اس خلا کو پاٹنے کی کوشش کرے۔ سائنسی تحقیق اسی کی تکمیل کر رہی ہے۔

دوسرے مقام پر اسی مضمون کی تکرار ہے

وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا
كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ

(قٓ ع ۱)

كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ نے اس طریقِ حیات کو حتمی طور پر یقینی بنا دیا ہے۔ خروج کا لفظ مطلق طور پر کل تخلیق جاندار پر بولا گیا ہے کہ زمینی نباتات سے حیوانات اور انسان دونوں انواع کا الگ الگ خروج ہوا۔ ہر نوعِ حیات کی تخلیق اسی مصدر اور منبع سے ہوئی اور صرف یہی طریقِ تخلیق کائنات کی ہر جاندار نوع میں جاری ہوا۔

ہمیں سائنسی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ البتہ اس قدر بیان کافی ہوگا کہ سائنسدانوں کو یہ امر مسلّم ہے کہ زمین کو کروی شکل میں آنے اور ٹھنڈی ہونے میں کافی لمبا عرصہ لگا ہوگا کیونکہ قدرت کے کاموں میں عجلت کی سپرٹ کام نہیں کر رہی بلکہ اس میں آہستگی اور تسلسل پایا جاتا ہے۔ شروع میں زمین کے آگ کا سرخ گولا ہونے کے باعث ارضی حیات کا نمودار ہونا محال تھا۔ تمازتِ آفتاب سے دخان بخاراتِ آبی بن کر اُٹھے، بارش برسی۔ اس کے بعد زمین روئیدگی پیدا کرنے کے قابل بنی۔ پانی نے زمین سے نمکیات حاصل کئے۔ پھر اس آمیزش سے غیر نامیاتی مرکبات ظہور میں آئے۔ اس طرح ابتدا میں بے جان چیزوں سے جاندار پیدا ہوئے۔ حیات پہلی بار تو غیر حیاتی اجزاء کے ملاپ سے وجود میں آئی لیکن جب ایک دفعہ حیات ظہور میں آگئی تو پھر بعد میں حیات سے حیات کا سلسلہ شروع ہوگیا اور افزائش نسل ہوتی رہی۔ اسی اصول کی وضاحت قرآنی تحقیق سے ہو رہی ہے کہ شروع میں گیس کا گولا وجود میں آیا۔ پھر اس سے بے جان آسمان و زمین پیدا ہوئے۔ پھر زمین پر روئیدگی اور روئیدگی سے جملہ جاندار عناصر مخلوق ہوئے۔

جانوروں کی دو اقسام ہیں، گھاس خور اور ماس خور۔ قیاس کہتا ہے کہ گوشت خور جانوروں کے لئے ان سے پہلے گھاس خور جانور پیدا ہوئے ہوں گے۔ ممکن ہے بندر کی تخلیق بھی گوشت خور جانوروں سے پہلے ہوئی ہو۔ عقلی معیار بھی جانوروں میں درجہ بدرجہ تکمیل کو پہنچا جسے حسِ حیوانی کہا جاتا ہے گھاس خور جانوروں میں حسِ حیوانی کے لحاظ سے بندر کو دوسرے نوعی جانوروں پر فوقیت دے دی جائے تو شاید مضائقہ نہ ہو مگر چارپایوں پر اسے فضیلت نہیں دی جاسکتی۔ گھاس خور چوپایوں میں گھوڑا تکمیلِ تخلیق کے درجہ کو پہنچا ہوا ہے بندر میں حسِ حیوانی کا معیار گوشت خور جانوروں کے مقابلہ میں کمتر درجہ کا ہے۔ گوشت خور جانوروں میں دلیری، بے باکی، غیرت و ذلت کا احساس اور دیگر احسن اخلاق پائے جاتے ہیں جن سے بندر محروم ہے شیر کا جنگل کا بادشاہ ہونا بے وجہ نہیں۔ وہ بڑا شہ زور، نڈر اور سیر چشم جانور ہے جس کی کوئی ہمسری نہیں کر سکتا۔

اس کلام میں یہ نکتہ بھی ہے کہ دخانی بارش سے ہی ابتدائی ارضی تخلیق وجود میں آنے لگ گئی تھی اور مون سون بارشوں نے آئندہ حیاتِ ارضی کے سلسلہ بقا کے اجرا کے لئے دخانی بارش کی جگہ لے لی۔ دخان سے آبی بخارات کا تعلق آسمان سے ہے اور موسمیاتی بارش کا بَيْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فضائے ارضی میں چلنے والی مون سون ہواؤں سے بننے والے بادلوں سے ہے۔ آسمانی بارش میں مون سون ہواؤں والی بارش کا کوئی دخل نہیں۔ اس میں بارش کے دو دَور پائے جاتے ہیں۔ اوّل تمازتِ آفتاب سے دخان کا بخارات آبی بن کر برسنا جبکہ مون سون ہواؤں کے چلنے کا عمل جاری نہ تھا۔ دوسرے دخان ختم ہو کر فضائے آسمانی کے صاف ہو جانے کے بعد تمازتِ آفتاب سے مون سون ہواؤں کے ذریعہ۔ یہ بھی زائد قرآنی تحقیق معلوم ہوتی ہے جس کی وضاحت کے بارے میں سائنس غالباً خاموش ہے اور اس راز پر سے پردہ نہیں اٹھا سکی۔ طلوعِ آفتاب کے عمل نے اسے دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے اوّل لیل و نہار کے وجود میں آنے سے پہلا آفتابی عمل۔ دوم عمل مابعد جو لیل و نہار کے وجود میں آنے کے بعد مستقل صورت میں جاری ہوا۔

تولید

افزائش نسل کے بارے میں سائنسی تحقیق سے جنسی تولید کے علاوہ غیر جنسی تولید کا عمل ثابت ہے۔ پودوں میں غیر جنسی تولید کا عمل جاری ہے اور حشرات الارض میں بھی غیر جنسی تولید سادہ قسم کی تولید ہوتی ہے جس میں جاندار کا جسم بغیر کسی جنسی عمل کے تقسیم ہو جاتا ہے۔ دختر خلیہ یا دختر جاندار مورث کے جسم کے کسی بھی حصہ سے بن سکتا ہے۔ اس تولید کو یک موروثی تولید کہتے ہیں۔ یہ تولید کئی طریقوں سے ہوسکتی ہے۔

بعض جانداروں میں نر و مادہ دونوں جنسیں ہوتی ہیں۔ ان سے خود بخود سلسلہ نسل جاری رہتا ہے۔ سورۃ النساء کی پہلی آیہ مبارکہ

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ
الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ
وَّاحِدَةٍ

کی رو سے تخلیقِ انسان کی زنجیر کی پہلی کڑیاں نفسِ واحدہ کی تخلیق کی نشان دہی کرتی ہیں۔ نفسِ واحدہ میں مردانہ اور نسوانی دونوں قوتیں موجود تھیں۔ نفسِ واحدہ کی تخلیق کا سلسلہ نہ معلوم کب تک جاری رہا اور کب شروع ہوا اور کن ادوار سے گزرا۔ غیر جنسی یک موروثی تخلیق میں ابتداً حیوانوں اور انسانوں میں بھی یک رنگی پائی جاتی ہے۔

(باقی)

زکوٰۃ کی ادائیگی ہر صاحبِ نصاب مسلمان پر فرض ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیلگری میں اشاعتِ قرآن

(مکرم چوہدری عبدالباری صاحب احمدی قائد مجلس خدام الاحمدیہ کیلگری)

یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ کیلگری جماعت کو خدمتِ اسلام کی توفیق ملتی چلی آرہی ہے کچھ عرصہ سے ہم قرآن مجید کی اشاعت کے سلسلہ میں کوشش کر رہے ہیں جس کا ایک عملی پہلو ان چند سطور میں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ جماعتی پروگرام کے تحت دیگر جماعتی چندوں کے علاوہ ہر ماہ تقریباً ۶۰۰/- (چھ صد) ڈالر کی رقم قرآن کریم کی اشاعت و تقسیم کے لئے جمع کی جاتی ہے اس رقم میں تقریباً ۱۰۰ (ایکصد) ڈالر لجنہ اماء اللہ کیلگری کی طرف سے ہر ماہ مہیا کیا جاتا ہے جو کہ ایک جماعتی تحریک پر کہ لجنہ کی ہر ممبر اپنے گھرداری کے خرچ سے پانچ ڈالر ماہوار قرآن کریم کے لئے دے۔ لجنہ کی طرف سے یہ دوسرا ماہ ہے کہ ان کی طرف سے باقاعدہ رقم مل رہی ہے۔

۵ دسمبر ۱۹۷۹ء میں محترم راجہ باسط احمد صاحب نے خاکسار کی توجہ اس طرف مبذول کروائی کہ اشاعتِ قرآن کریم کے سلسلہ میں ہمیں مضبوط کوشش کرنی چاہیئے اور خاکسار کے سپرد یہ کام ہوا کہ اس تقسیم کا بندوبست کیا جائے۔ بعض بڑے ہوٹلوں کی مینیجمنٹ سے اس بارے میں بات ہوئی جس کا سلسلہ جاری ہے اس کام کے لئے سٹیزن شپ کورٹ سے رابطہ قائم کیا گیا۔ بات اس کی منیجر سے چلتی چلتی کورٹ کے جج مسٹر سنکلیر تک پہنچی کہ جماعت احمدیہ کیلگری ان پیاسی قوموں کو جو حقیقی اسلام کی تلاش میں ہیں قرآن کریم جیسی روحانی غذا مہیا کرے گی۔

جج مسٹر سنکلیر نے اپنی منیجر کے ذریعہ یہ پیغام بھجوایا کہ جماعت احمدیہ کیلگری کو اجازت دیتے ہیں کہ جس طرح چرچ والے بائیبل نئے بننے والے شہریوں کو مفت تقسیم کرتے ہیں اسی طرح جماعت احمدیہ کیلگری بھی کر سکتی ہے مگر اس سے پہلے وہ جماعت کے نمائندوں سے بات چیت کرنا چاہتے ہیں۔ وقت مقرر ہونے پر محترم راجہ باسط احمد صاحب اور خاکسار حاضر ہوئے جج نے بڑی خندہ پیشانی سے خوش آمدید کہا جج کا رویہ انتہائی ہمدردانہ اور تعاون والا تھا۔ خاکسار نے راجہ صاحب کا تعارف کرایا کہ یہ جماعت احمدیہ کیلگری کے پریذیڈنٹ ہیں۔ محترم راجہ صاحب نے جماعتی تعارف اور دیگر سرگرمیوں کے بارے میں جج کو بتایا۔ مکمل بات چیت ہونے پر جج نے الوداع کرتے وقت کہا کہ کسی خصوصی تقریب میں آپ لوگوں کو مدعو کیا جائے گا جس پر آپ قرآن کریم کی یکصد کاپی بھی پیش کریں جج نے یہ بھی کہا کہ وہ ہی متعلقہ وزارت اور وزیر کو بھی جماعت احمدیہ کیلگری کی ان مساعی سے آگاہ کریں گے یہ بات چیت دوستانہ ماحول میں کوئی آدھ گھنٹہ جاری رہی۔

۲۷ جنوری ۱۹۸۰ء کو مسٹر سنکلیر کے دفتر سے اطلاع ملی کہ ایک خصوصی تقریب مورخہ ۳۱/۱/۸۰ کو اس کے دفتر میں منعقد ہو رہی ہے جس میں کوئی اٹھارہ ملکوں کے یکصد لوگ حصہ لے رہے ہیں جماعت احمدیہ کی تنظیم اس موقع پر آکر قرآن کریم کی یکصد کاپیاں پیش کرے۔

جماعتی تنظیم کے تحت (۱) محترم راجہ باسط احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت کیلگری (۲) محترم حسن عمر صاحب سیکرٹری امور عامہ اور خاکسار عبدالباری قرآن کریم کی مطلوبہ کاپیاں لے کر سٹیزن شپ کورٹ میں حاضر ہوئے۔ جج مسٹر سنکلیر نے خوش آمدید کہا اور اپنے ساتھ لے جا کر اپنے کمرہ میں بٹھایا اور گفتگو کے دوران کہنے لگے آپ نے جو اس دن قرآن کریم دیا تھا وہ دیکھو میں نے اپنی کتابوں میں سامنے رکھا ہوا ہے اور پھر یہ کہ میں کبھی کبھی یہاں (ساؤدرن البرٹا کا ایک LETHBRIDGE شہر) بھی اس سلسلہ میں جاتا ہوں۔ وہاں پر حلف لینے کے لئے قرآنِ کریم نہیں ہے میں ۱۳ مارچ کو جا رہا ہوں آپ لوگ بھی میرے ساتھ چلیں اور وہاں قرآن مجید کی پیشکش کریں۔ یہ دعوت ہم نے قبول کر لی۔

آج کی تقریب میں کوئی یکصد کے قریب ایسے لوگ تھے جن کو کینیڈا میں رہتے ہوئے کم از کم تین سال ہو گئے تھے اور وہ کینیڈین شہریت لینا چاہتے تھے۔ ان تمام نئے شہری بننے والوں سے مسٹر سنکلیر حلف لیتا ہے اور پھر ان کو سٹیزن شپ کا سرٹیفکیٹ دیتا ہے حلف لینے والا اپنی مقدس کتاب پر ہاتھ رکھ کر اقرار کرتا ہے کہ وہ کینیڈا کا وفادار رہے گا۔

تمام لوگ اپنی اپنی جگہ بیٹھے ہوئے تھے کینیڈین بائیبل سوسائٹی کے نمائندہ نے آکر کہا کہ بائیبل سوسائٹی ہمیشہ نئے شہریوں کو مفت بائیبل کا تحفہ دیتی ہے مگر یہ ان کے لئے ہوتا ہے جو خود دلچسپی سے لینا چاہیں اور آج سے آپ لوگوں کو قرآن مجید بھی ملا کرے گا کیونکہ اس کا انتظام احمدیہ موومنٹ اِن اسلام کیلگری نے کر دیا ہے اس کے بعد مسٹر سنکلیر ہال میں داخل ہوئے تو تمام لوگ ادب کے طور پر کھڑے ہو گئے۔ جج کے ارشاد پر سب بیٹھ گئے۔ اس کے بعد سنکلیر نے تقریر کی کہ تم لوگ آج اس آزاد ملک کے شہری بن رہے ہو جس میں تمام سہولتیں میسر ہیں۔ تمہاری جان، تمہارا مال، تمہارا مذہب اور تمہاری خوشی یہاں آزاد ہے جس کی کھلی مثال آج اسی ہال میں دیکھنے میں آرہی ہے۔ پہلے یہاں صرف بائیبل ضرورت مندوں کو دی جاتی تھی جماعت احمدیہ کیلگری نے نہایت مستحسن قدم اٹھایا ہے اور آج یکصد قرآن کریم کی کاپیاں بطور تحفہ دی ہیں۔ جو لوگ پسند کریں وہ اپنی مرضی سے مانگ سکتے ہیں۔

ہم پہلے یہ کہا کرتے تھے کہ ہمارے پاس صرف قرآن کریم کی ایک کاپی ہے لہٰذا آپ لوگ حلف لے سکتے ہیں مگر ساتھ نہیں لے جا سکتے مگر اب آپ ساتھ بھی لے جا سکتے ہیں اور پڑھ کر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

جج سنکلیر نے کہا۔ میں انتہائی طور پر شکر گزار ہوں جماعت احمدیہ کیلگری کا کہ انہوں نے روحانی غذا کا سامان مہیا کیا۔ میں جماعت احمدیہ کے ان تینوں نمائندوں کا ممنون ہوں (جج نے ہم تینوں کے نام لئے) کہ جن کی مساعی سے ہم اس قابل ہوئے کہ لوگوں کو قرآن کریم دے سکیں۔

جج نے فرمایا اب ہم اپنی تقریب شروع کریں گے جس کے اختتام سے پہلے جماعت احمدیہ کے پریذیڈنٹ کو کچھ کہنے کے لئے وقت دیا جائے گا لہٰذا وہ کچھ کہنے کے لئے تیار رہیں۔ تقریب کے اختتام پر جج نے محترم راجہ صاحب کو بلایا۔ سب سے پہلے راجہ صاحب نے جج کی خدمت میں قرآن کریم کی کاپی پیش کی جس کو انہوں نے کھڑے ہو کر قبول کیا۔ جس کے بعد محترم راجہ صاحب نے قرآن کریم کی اشاعت اور جماعت احمدیہ کے بارے میں اور اسلام کے بارے میں مختصر تقریر کی اور اپنی تقریر کے آخر میں جج سنکلیر کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے تعاون فرمایا جس کی وجہ سے ہم اس قابل ہوئے کہ آپ سب کی خدمت میں قرآن مجید پیش کر سکیں۔ راجہ صاحب کی تقریر کے بعد محترم جج مسٹر سنکلیر نے آخری بار پھر جماعت احمدیہ کیلگری کا شکریہ ادا کیا اور اس طرح یہ اجلاس اختتام کو پہنچا۔

ہماری دلی التجا ہے کہ دوست دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ ہمیں پیار اور محبت کے ساتھ اور سچی لگن کے ساتھ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

اللہ تعالیٰ کے نور کو پھیلائیے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"اب وقت آگیا ہے کہ ہم انتہائی قربانیاں اُس (خدا تعالیٰ) کے حضور پیش کر دیں تاکہ وہ انتہائی فضلوں کی بارش ہم پہ کرے۔ اور ہمیں اپنا مقصد اور مدعا حاصل ہو جائے۔ ہر طرف اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کا جلوہ ہمیں نظر آئے۔"

پس تمام مجاہدین تحریک جدید اور خاص طور پر انصار اللہ کو چاہیئے کہ وہ تحریک جدید کے مالی جہاد کو مضبوط سے مضبوط تر کریں اور اللہ تعالیٰ کے نور کو پھیلانے کے اجرِ عظیم کے وارث ٹھہریں

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

درخواستِ دعا

خاکسار کی خالہ جان محترمہ صدیقہ برکت علی صاحبہ بیرونِ ملک سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(عبدالرحمٰن ناصر محلہ دارالیمین ربوہ)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم ڈاکٹر محمد احسان صاحب مرحوم کی یاد میں

(مکرم نصر اللہ خان صاحب ناصر ایم اے مربی سلسلہ ضلع سیالکوٹ)

محترم ڈاکٹر محمد احسان صاحب مرحوم جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے ایک مخلص اور فدائی کارکن تھے۔ آپ ایک آنریری مبلغ کی حیثیت سے جماعت میں متعارف ہیں ایک لمبا عرصہ ماریشس میں کام کرنے کا موقعہ ملا۔ وفات سے قبل گذشتہ سال ۲ رمضان المبارک کو افطاری کے وقت بیمار ہوئے اور مرض پیچیدگی اختیار کرتی چلی گئی یہاں تک آپ اس سے جانبر نہ ہو سکے ۱۶ دسمبر کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے اور موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ ۱۶ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو ضلع انبالہ کے قصبہ ساڈھورا میں پیدا ہوئے ڈاکٹر صاحب اپنے جذبہ تبلیغ کے باعث باوجود ایک طبیب ہونے کے ایک آنریری مشنری کی حیثیت سے عمر بھر کام کرتے رہے۔ آپ کی زندگی کی مصروفیات ایک روحانی طبیب کی حیثیت سے زیادہ نمایاں رہیں۔ غالباً پہلی بار ۱۹۲۳ء میں ماریشس تشریف لے گئے جہاں آپ اپنے بھی فرائض سرانجام دینے کے علاوہ حضرت صوفی غلام محمد صاحبؓ اور حضرت مولوی محمد عبد اللہ صاحبؓ کا ہاتھ بٹاتے رہے اور ۱۹۲۵ء میں وطن واپس آ گئے۔

دوسری بار آپ مارچ ۱۹۲۹ء میں جناب مازو ابراہیم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ماریشس کے ہمراہ تبلیغ اسلام کے لئے روانہ ہو گئے اور آنریری مبلغ کے طور پر پورٹ لوئیس کی بندرگاہ پہ تبلیغ و تدریس کے فرائض ادا کرتے رہے۔ اسی اثنا میں آپ کو اپنے والد محترم حکیم مہربان علی صاحب کے انتقال کی خبر ملی چنانچہ آپ کو مجبوراً وطن واپس آنا پڑا۔ جماعت احمدیہ ماریشس نے آپ کی واپسی پر سپاسنامہ پیش کیا جس میں اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے لکھا۔

"جناب ڈاکٹر صاحب! آپ نے تبلیغ کا حق ادا کر دیا۔ چھوٹے بڑے ہندو سکھ مسلم وغیرہ سے ملاقاتیں کر کے آپ نے اپنا حق ادا کیا۔ اس کے علاوہ جب سے آپ آئے ہیں۔ آپ نے پورٹ لوئی میں نماز جمعہ پڑھانی ہے الخ تعلیم کا مول تھی

جو امر زیادہ قابلِ تحسین ہے وہ یہ کہ آپ اپنی گرہ سے کرایہ خرچ کر کے جمعہ پڑھانے کے لئے جاتے رہے۔ نیز ہم ممنون ہیں کہ آپ نے خدام الاحمدیہ کے ممبروں میں ایک نئی روح پھونک دی اور اپنے فرائض سے آگاہ کیا جماعت احمدیہ ماریشس آپ کی مساعی جمیلہ پہ آپ کو مبارکباد دیتی ہے۔"

(تاریخ احمدیت)

محترم ڈاکٹر صاحب کی یہ خدمت قابلِ تقلید ہے۔ اور کس طرح انہوں نے ایک لمبا عرصہ آنریری طور پر خدمات سلسلہ ادا کیں جن کے انمٹ نقوش احباب ماریشس کے دلوں پر موجود تھا اور یہ نقوش تاریخ احمدیت میں ہمیشہ کے لئے یادگار رہیں گے۔

ڈاکٹر صاحب موصوف جماعت احمدیہ سیالکوٹ میں عرصہ تیس (۳۰) سال تک مختلف عہدوں پر خصوصاً سیکرٹری اصلاح و ارشاد اور سیکرٹری رشتہ ناطہ کے طور پر کام کرتے رہے مجھے جنوری ۱۹۷۹ء سے سیالکوٹ تعیناتی کے ساتھ ان سے تعلق پیدا ہوا۔ پیرانہ سالی ضعف اور جسمانی کمزوری کے باوجود میں نے انہیں مستعد پایا اور جب کبھی کسی حلقہ یا بیرون شہر کوئی پروگرام ہوتا تو آپ فوراً تیار ہو جاتے آپ کو سفر و حضر میں تسبیح و تحمید اور دعاؤں میں مشغول پایا۔ بشاشتِ قلبی سے ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ کبھی رنجیدہ خاطر نہ پایا۔ مسکراہٹ چہرے پہ کھیلتی رہتی۔ میرے ساتھ ہی نہیں بلکہ ہر خادم سلسلہ کے ساتھ اخلاص اور پیار کا تعلق تھا۔ بڑی عزت و تکریم سے پیش آتے۔ بڑی بے تکلفی سے ہر آنے جانے والے کی مہمان نوازی کرتے آپ کی خندہ پیشانی جذب کی کیفیت رکھتی تھی۔ آپ نے آخر دم تک عہدیدار کی حیثیت سے اپنے فرائض احسن طریق سے ادا کئے ضلع کی بعض جماعتی تقریبات میں جب آپ محترم بابو قاسم الدین صاحب ناظم انصار اللہ کے ہمراہ جاتے تو بڑا رشک آتا کہ ۸۵ اور ۷۵ سال کے ہاتھوں میں چھڑیاں پکڑے ایک دوسرے کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر رواں دواں ہیں۔ ضعف کمزوری اور پیرانہ سالی سلسلہ کے کاموں میں کوئی روک نہیں جماعت کے ہر کام کے لئے لبیک کہا احمدی احباب ان دونوں بزرگوں کی اس معیت اور مخلصانہ کام سے بڑے متاثر ہوتے اور اس نظارہ کو دیکھ کر دیگر احباب میں بھی خدمتِ سلسلہ کا جذبہ پیدا ہوتا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے دوسرے ساتھی حضرت بابو صاحب موصوف کو تا دیر سلامت رکھے جن کی دعاؤں اور مساعی جمیلہ سے ضلع سیالکوٹ کے انصار اللہ میں ایک گونہ بیداری ہے۔

آپ کو اپنی اولاد میں خدمتِ سلسلہ کا جذبہ دیکھ کر بڑی خوشی ہوتی اور اپنے بیٹے محمد الطاف صدیقی صاحب سیکرٹری تحریک جدید کو شب و روز دینی کام میں مصروف پا کر آپ کا دل جذباتِ تشکر سے لبریز ہوتا۔ اپنے پوتے جن کی عمر ۸-۱۰ سال ہے کو وقف کیا اور اس وقف پہ بڑے نازاں و فرحان ہوتے۔

آپ بڑے منکسر المزاج صابر و شاکر اور حلیم الطبع تھے۔ سلسلہ احمدیہ اور خلافت کے شیدائی تھے۔ خلیفۂ وقت کے ساتھ بے حد محبت تھی۔ اطاعت میں عشق کا رنگ تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو غریقِ رحمت کرے اور اعلیٰ علیین میں آپ کے درجات بلند سے بلند تر فرمائے۔ اور آپ کے جملہ پسماندگان اور بچوں کا حافظ و ناصر ہو اور وہ بھی آپ کے نقشِ قدم پہ اطاعت و فدائیت پر قائم رہیں۔ آمین۔

خواب میں چندہ مساجد کی تحریک

مکرم منوّر احمد صاحب، قائد مجلس خدام الاحمدیہ نواب شاہ (سندھ) اپنی چٹھی مورخہ ۸۰-۳-۳ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"میں تعمیر مساجد کے چندہ میں -/۱۰ روپے ماہانہ بھیجا کرتا تھا۔ کچھ سستی اور کوتاہی اور کاروباری پریشانی کی وجہ سے نہ بھیج سکا۔ دو تین مہینے گذر گئے ۲۴ تاریخ کو خواب میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مسجد کے لئے چندہ دو۔ دوبارہ پھر فرمایا مسجد کے لئے چندہ دو۔ لہٰذا میں -/۴۴ روپے کا ڈرافٹ تعمیر مساجد کے لئے بھیج رہا ہوں۔"

قارئین کرام سے استدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم منوّر احمد صاحب موصوف کی جملہ پریشانیوں کو دور کر کے انہیں اپنے خاص فضلوں اور رحمتوں سے نوازے آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

اعلانات خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مطالعہ کتب

ماہ مارچ/امان میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب۔ برکات الدعا۔ مقرر ہے۔ خدام اس کا مطالعہ کریں۔

مقالہ نویسی

عنوان — غزوۂ احزاب۔

حجم — دس ہزار الفاظ

نقد انعامات۔ اوّل -/۷۰۰ روپے دوم -/۵۰۰ روپے۔ اور سوم انعام -/۳۰۰ روپے ہے۔

۶ جون کو خدام الاحمدیہ کے سالانہ امتحانات ہو رہے ہیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

قائدین مجالس متوجہ ہوں

بعض مجالس کی طرف سے ابھی تک فہرست تجنید اطفال موصول نہیں ہوئی قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اوّلین فرصت میں فہرست تجنید اطفال مرکز میں ارسال فرمائیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری تجنید اطفال احمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پتہ جات درکار ہیں

مندرجہ ذیل موصیان کو رجسٹریاں بھجوائی گئی تھیں۔ لیکن وہ رجسٹریاں بغیر تقسیم ہوئے واپس موصول ہوئیں۔ اگر کسی کو ان کے موجودہ مکمل ایڈریس کا علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے مکمل موجودہ ایڈریس سے مجلس ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(۱) مکرم محبوب احمد صاحب ادریس بمقام ۱۰۶/۴ کراچی وصیت نمبر ۲۰۹۳۴

(۲) " لطیف احمد صاحب ایس ڈی او ۳۱۵ اسلام آباد ضلع راولپنڈی وصیت نمبر ۲۰۹۸۵

(۳) محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری عبدالحق صاحب قلعہ شیخوپورہ " ۲۱۷۸۷

(۴) مکرم شیخ محمد اسحٰق صاحب مکان ۳۹/۱ بی ٹی کالونی سکھر " ۲۱۶۴۱

(۵) " محمود احمد کھوکھر صاحب مکان ۶۳۰/۱۸ فیڈرل بی ایریا کراچی ۳۸ " ۲۳۰۱۳

(۶) محترمہ مقبول بیگم صاحبہ بیوہ عبدالرشید صاحب کریم نگر فیصل آباد " ۲۳۵۴۱

(۷) " بشیر بیگم صاحبہ زوجہ محمد حسین صاحب گنج روڈ محلہ فیصل آباد گجرات شہر " ۲۴۹۱۰

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

وصولی چندہ مہمان خانہ مستورات

یکم مارچ تا ۱۵ مارچ ۱۹۸۰ء ۱۸۶۳/- صرف مہمان خانہ مستورات کی آمد ہوئی ہے۔ جو پندرہ دن کے لحاظ سے بہت کم ہے اس طرف خصوصی توجہ کی ضرورت ہے کہ جلد سے جلد خرچ کی ہوئی رقم پوری ہو۔ اس وقت تک آمد سے ۳۸ ہزار روپے زائد خرچ ہوچکے ہیں جن کی جلد سے جلد ادائیگی کرنی ہے جن بہنوں نے ابھی تک اس بابرکت تحریک میں حصہ نہیں لیا وہ ۳۰۰/- روپے دے کر شامل ہوجائیں تا ان کے نام بطور یادگار اور دعا کندہ کرائے جاسکیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

عزیزہ سلیمہ بشریٰ بنت مکرم مولوی محمد الدین صاحب مربی سلسلہ فیصل آباد کئی روز سے شدید بیمار ہے جس کی وجہ سے محترم مربی صاحب بہت پریشان ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم عزیزہ کو جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(حافظ محمد اکرم حفیظ فلعوار کلرک فیصل آباد)

(۲) خاکسار کی والدہ صاحبہ کو گر جانے کی وجہ سے ٹانگ کی ہڈی پر شدید چوٹ آئی ہے۔ جس کا اپریشن کرایا گیا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور لمبی زندگی صحت و تندرستی اور نیکی والی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(محمد رفیق عالم چک ۱۶۶ مراد بہاولنگر)

(۳) عاجز کو کھانسی نزلہ اور سارے جسم میں درد دل کی شکایت ہے۔ آنکھوں میں سفید موتیا اتر رہا ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ جلد کامل صحت و توانائی عطا فرمائے۔ آمین۔

(میاں عطاء اللہ احمدی چک ۱۶۳/۲ ضلع وہاڑی)

(۴) مکرم ہدایت اللہ صاحب کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ ڈاکٹر امۃ الودود صاحبہ لیبیا نے مبلغ پانچ صد روپے تعمیر مساجد میں بھجوائے ہیں"

قارئین کرام سے استدعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کے اموال و نفوس میں خیر و برکت ڈالے اور انہیں صحت و سلامتی اور خدمت دین سے معمور مستقبل بخشے آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۱۲)

مکرم	محمد صدیق صاحب جماعت بشیر آباد (سندھ)	۱۰/۰۰
"	محمد ظفر اللہ ڈوگر صاحب نانو ڈوگر ضلع سیالکوٹ	۱۰/۰۰
"	محمد عبداللہ صاحب ڈنڈو پور کھرولیاں "	۹۸/۰۰
مکرمہ	صادقہ خاتون صاحبہ آف وہاڑی	۲۰/۰۰
مکرم	میجر حمید احمد کلیم صاحب دارالصدر شمالی ربوہ	۱۰/۰۰
"	مستری عمر ابراہیم صاحب دارالیمن ربوہ	۵۱/۰۰
"	ڈاکٹر ناصر احمد خان عارف دارالیمن	۱۰/۰۰
"	محمد مسعود شاہ صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ	۱۰/۰۰
"	محمد اکرم خالد صاحب دارالصدر " "	۲۰/۰۰
"	مختار احمد صاحب (اپنی والدہ مرحومہ کے نام) عینو والی ضلع سیالکوٹ	۵۰/۰۰
مکرمہ	شریفہ بیگم جماعت احمدیہ میانی ضلع سرگودھا	۵۰/۰۰
مکرم	عبدالمجید صاحب اعوان خدام الاحمدیہ مرکزیہ	۱۰/۰۰
مکرمہ	بیگم زہرہ نیاز محمد خان ایبرسی روڈ لاہور	۴۰۰/۰۰
مکرم	عبدالشکور جاوید صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ	۵۵/۰۰
"	ملک سلطان رشید خان صاحب کوٹ فتح خان ضلع اٹک	۱۱/۰۰
"	سعید قریشی صاحب چھوٹی اسٹیٹ اٹک شہر منجانب	
"	مسز عبدالکریم صاحب	۷۰/۰۰
مکرمہ	مسز عزیزہ صاحبہ منجانب میاں عبدالعزیز صاحب مرحوم	۵۱/۰۰
"	" " بیگم صاحبہ زبیری صاحب	۳۰/۰۰
"	مسز لئیق صاحب منجانب ابرار احمد صاحب مرحوم	۱۰/۰۰
مکرم	فرزند علی صاحب جماعت احمدیہ سکرنڈ منجانب ڈاکٹر محمد اسلم صاحب	۲۰/۰۰
"	ڈاکٹر مورانی نثار احمد راٹھور نوکوٹ ضلع تھرپارکر	۱۰۵/۰۰
"	ماسٹر محمد شفیع صاحب جماعت شیخ پور ضلع گجرات	۱۲۵/۰۰
"	غلام احمد صاحب چک ۹۸ شمالی سرگودھا	۵۰/۰۰
"	مرزا مجید احمد صاحب نائب ناظر اعلیٰ	۱۰/۰۰
"	مولوی محمد الدین صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ	۱۰/۰۰
"	چوہدری فیض احمد کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ	۴۵/۰۰
مکرمہ	امۃ الباسط دختر عبدالحمید دارالرحمت غربی ربوہ	۱۰/۰۰
مکرم	رانا فضل محمد صاحب ربوہ	۱۰/۰۰
"	راجہ بشیر احمد صاحب چونترہ ضلع راولپنڈی	۱۰۰/۰۰
"	عبدالحق صاحب مصری شاہ لاہور	۱۰/۰۰
مکرمہ	بلقیس جہاں صاحبہ گلشن اقبال کراچی ۴۷	۱۰/۰۰
"	طاہرہ ناصر صاحبہ اسلام آباد	۲۰/۰۰
"	اہلیہ ڈاکٹر شمس الدین بوہڑ سٹریٹ ۲/۲ فیصل آباد	۶۰/۰۰
مکرم	مولوی خدا بخش بنگالی کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازیخان	۳۰/۰۰
مکرمہ	طیبہ ظہور بٹ صاحبہ لاہور کینٹ	۱۰۰/۰۰
"	عائشہ اطہر صاحبہ "	۲۵/۰۰
"	بیگم ڈاکٹر مشتاق شیخ صاحب پاکستان آئل فیلڈ لمیٹڈ ضلع اٹک	۵۰/۰۰
"	طاہر اعجاز صاحب ں/ں	
مکرم	ملک اعجاز احمد صاحب سیمنٹ ڈیلر وزیر آباد	۵۰/۰۰
"	عطاء الرحمان صدیقی صاحب صدر راولپنڈی	۳۰/۰۰

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام "اس درخت کو اسکے پھلوں سے اور اس نیّر کو اسکی روشنی سے شناخت کرو"۔ (نظارت بیت المال آمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ (بقیہ صفحہ اول)

نیشنل للرحمات کلب کے زیر اہتمام گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ کمیٹی قائم کی گئی ہے جس کے صدر مکرم مولوی محمد الدین صاحب ناز اور سیکرٹری مرزا نصیر احمد صاحب ہیں اس کے علاوہ ۱۸ ناظمین مقرر کئے گئے ہیں۔

گھوڑوں کی رہائش کے لئے نصرت پونیرز کے احاطہ میں عارضی اصطبل بنایا گیا ہے۔ جہاں پر ٹورنامنٹ میں شامل ہونے والے گھوڑوں کی رجسٹریشن کی جاتی ہے اور پھر ان کو مختلف مقابلوں میں شامل کیا جاتا ہے۔

اس ٹورنامنٹ کا مقبول ترین آئیٹم نیزہ بازی ہے۔ اس میں انفرادی نیزہ بازی کے مقابلہ میں ۵۴ گھوڑوں اور ان کے سواروں نے حصہ لیا۔ ان میں سے ۲۹ سیمی فائنل میں پہنچے۔ اور فائنل تک ۲۱ گھوڑ سوار پہنچے ہیں۔

اس طرح اجتماعی نیزہ بازی کے ابتدائی مقابلے میں دس سیکشن شامل ہوئے ہر سیکشن چار گھوڑ سواروں پر مشتمل ہے یہ تمام سیکشن سیمی فائنل میں پہنچ گئے۔ اس کے بعد مزید مقابلوں کے نتیجہ میں ۶ سیکشن سیمی فائنل میں پہنچ سکے ہیں۔ دوسرے دن کے مقابلوں میں مہمان خصوصی ڈاکٹر سید ظہور احمد شاہ صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید تھے۔ دوسرے دن گھوڑوں کی نمائش ہوئی جس میں ۱۳ گھوڑے شامل ہوئے۔ اس مقابلے میں ججوں کے فرائض حاجی ناصر عباس آف چمن عباس۔ رائے امان اللہ خان بھٹی۔ اور ڈاکٹر سید ظہور احمد شاہ صاحب نے انجام دیئے نیزہ بازی کے مقابلہ میں جج کے فرائض چوہدری ظفر اللہ خان صاحب قائد ضلع سرگودھا اور مکرم محمد اسلم صاحب شاد منگلا نے انجام دیئے۔

یہ ٹورنامنٹ اس سال دو سال کے تعطل کے بعد منعقد ہوا۔ اور گھوڑوں کی تعداد سواروں کے کھیل کے معیار کے لحاظ سے سابقہ ٹورنامنٹوں سے بہت بہتر رہا ہے۔

مقابلے دیکھنے کے لئے مردوں کے علاوہ عورتوں کا بھی انتظام کیا گیا۔ جوکہ پردہ کی رعایت سے یہ مقابلے دیکھ رہی ہیں۔ ربوہ کے احباب کی بہت بڑی تعداد اور دور دراز سے آئے ہوئے لوگ بڑی دلچسپی سے یہ مقابلے دیکھ رہے ہیں ۔

اعلانِ نکاح

مورخہ ۲۱/۳ بروز جمعرات کو عزیزم محمد یحییٰ خان ابن مکرم محمد اسحاق صاحب تمار ساکن گنج مغلپورہ لاہور کا نکاح عزیزہ مسرت پروین بنت چوہدری عبد المجید صاحب گھارو ضلع ٹھٹھہ سے مکرم محمد اسحاق صاحب تمار نے مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا
احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں اور جماعت احمدیہ کے لئے موجب خیر و برکت ہو اور موجب مثمر ثمرات حسنہ ہو۔

سردار احمد سردار برادرز ٹیلرز
گول بازار ربوہ

چندہ تحریک جدید جلد ادا کرنا کیوں ضروری ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
"ایک وقت انسان پر ایسا آتا ہے کہ اس کے اندر قبض کی حالت پیدا ہوجاتی ہے۔ اور ایک وقت اس پر ایسا آتا ہے کہ اس پر بسط کی حالت ہوتی ہے۔ اور یہ قبض اور بسط کی حالتیں دَور بدلتے رہتے ہیں۔ بعض اوقات یہ حالتیں الٰہی حکمت اور تدبیر کے ماتحت آتی ہیں ...... مومن کا کام ہے کہ جب اس کو نیکی کا دَور ملے وہ اس سے جتنی جلدی ہوسکے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے۔ تاکہ التوا ہونے کی وجہ سے نیکی سے محروم نہ رہ جائے"۔
مذکورہ بالا ارشاد کے پیش نظر مخلصین جماعت کو چاہیئے کہ اولین موقعہ پر چندہ تحریک جدید کی ادائیگی کرکے اللہ تعالیٰ کے انعامات کے وارث ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری خالہ جان محترمہ صدیقہ برکت علی صاحبہ سعودی عرب میں سخت بیمار ہیں۔ جملہ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جلد از جلد صحت و تندرستی سے نوازے آمین

عبد الرحمٰن ناصر محلہ دار الیمن غربی ربوہ

۲۔ میرے والد مکرم نصیر احمد صاحب بھٹی کی آنکھوں کا اپریشن سول ہسپتال گوجرانوالہ میں ہوا ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا عطا فرمائے۔

منور احمد نئی آبادی سول لائن عقب تھانہ ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ

اعانت الفضل

مکرم شیخ نذیر احمد صاحب فیض جلال اسٹیشنرز ربوہ نے اپنے والد صاحب شیخ فیض محمد صاحب مرحوم والدہ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ فیض و بیوی رشیدہ بیگم صاحبہ زوجہ شیخ نذیر احمد صاحب و لڑکی نسیم اختر زوجہ محمد اقبال صاحب نے چار مستحقین کے نام خطبہ نمبر جاری کرانے کے لئے سو روپیہ ادا کیا ہے۔ احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں برکت دے آمین۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں ۔

جدید سہولتوں سے آراستہ

رائس شیلر

ربوہ میں با موقع چالو حالت میں قابل فروخت ہے رجوع فرمائیں۔

ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز
ریلوے روڈ ربوہ
فون ۵۲۱
رہائش ۴۳۱

ربوہ اور مضافات ربوہ میں

سکنی۔ زرعی۔ رہائشی مکان۔ کوٹھی و پلاٹ کی خرید و فروخت کے لئے اپنے قابل اعتماد ادارہ کو خدمت کا موقعہ دیں۔ انشاء اللہ آپ کا اعتماد بحال رہے گا۔

فضل عمر پراپرٹی ڈیلرز و برکس سپلائیرز
نزد ریلوے پھاٹک مسجد اقصےٰ روڈ ربوہ

فوری ضرورت ہے

چند عارضی محررین کی فوری ضرورت ہے جو کہ خوشخط لکھ سکتے ہوں۔
مینیجر: کیوریٹو میڈیسن کمپنی
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی رجسٹرڈ
پاکستان
فون ۶۰۷/۶۰۶

دانتوں کے امراض کا علاج

انٹی پائیوریا	ANTI PYORRHEA قیمت	۱۵/- روپے
انٹی کیریز	ANTI CARIES. "	۱۵/- "
پائیوریا منجن	PYORRHEA POWDER "	۱۵/- "
ٹوتھ کیور	TOOTH CURE	۲/- "

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو رجسٹرڈ) پاکستان
لاہور، کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ۔ فون ۶۰۷/۶۰۶

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴